69834 ـ خاوند كے سامنے بلند آواز ميں بولتى تهى اب الله سے وعده كيا ہے كہ ايسا نہيں كريگى

سوال

ميں جوان لڑكى ہوں اور تين ماه قبل ميرى شادى ہوئى ہے، ميں خاوند سے بہت زياده محبت كرتى ہوں اور وه بهى مجهے بہت چاہتا ہے، ليكن افسوس كے ہمارے مابين ايك مشكل پيدا ہو چكى ہے، مجهے جب غصہ آتا ہے تو ميں سارى محبت بهول جاتى ہوں اور اسے عار دلاتى اور اس كے سامنے بلند آواز سے چيختى اور اپنے آپ كو مارتى ہوں، اور خاوند كے ليے بددعا كرنا شروع كر ديتى ہوں، اور اعوذ بالله من الشيطان الرجيم تك نہيں كہہ سكتى.
ليكن اس كے مقابلہ ميں خاوند مجهے ٹهنڈا كرنے كى كوشش كرتا ہے، اور ميں اس كا كوئى جواب نہيں ديتى اور نہ ہى ٹهنڈا ہوتى ہوں، جب چيخ چلا كر تهك جاتى ہوں تو پهر ٹهنڈا ہوتى ہوں.
ميں نے اپنے رب سے وعده و عہد كيا كہ اب ميں اپنے خاوند كے سامنے كبهى نہيں چيخوں چلاؤں گى، ليكن افسوس كہ ميں اپنا وعده پورا نہيں كر سكى پهر ايسا كرنا شروع كر ديتى ہوں، مجهے يہ بتائيں مجھ پر اپنے رب اور خاوند كے باره ميں كيا واجب ہوتا ہے، حالانكہ ميں نے خاوند سے معذرت بهى ليكن ميرا اسلوب وہى رہتا ہے كہ جب بهى كوئى مشكل ہوتى ہے ميں خاوند كے سامنے چيخنا چلانا شروع كر ديتى ہوں.
برائے مہربانى مجهے بتائيں الله سبحانہ و تعالى كى طرف رجوع كرنے كے بعد اس كا حل كيا ہے، ميں ايسا كبهى نہيں چاہتى، كيونكہ ميں نماز و روزه كى پابند ہوں اور قرآن مجيد كى تلاوت بهى كرتى ہوں، ليكن غصہ بہت آتا ہے، ميرا اخلاق بهى اچها نہيں، ماضى ميں اپنے والدين كى نافرمان رہى ہوں اور توبہ كر كے ميں نے والدين كو راضى بهى كر ليا ہے تو كيا كہيں يہ اس كى سزا تو نہيں يا كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

ہمارى الله سبحانہ و تعالى سے دعا ہے كہ وه آپ كو بردبارى اور اخلاق حسنہ سے نوازے، اور آپ اور آپ كے خاوند كے مابين محبت و الفت اور زياده پيدا كرے.

دوم:

" مشروع يہى ہے كہ خاوند ايك دوسرے سے محبت و مودت اور پيار و نرمى سے مخاطب ہوں، اور آپس ميں ازدواجى روابط كو اور مضبوط كريں، اور ہر ايك دوسرے كے سامنے چيخ و پكار كرنے سے اجتناب كرے، اور ايسى كلام و

بات مت كرے جو دوسرے كو ناپسند ہو.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور ان عورتوں كے ساتھ حسن معاشرت سے پيش آؤ النساء (19).

اور بيوى كو اپنے خاوند كے سامنے اپنى آواز بلند كر كے چيخ و پكار نہيں كرنى چاہيے كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور ان عورتوں كے بھى ويسے ہى حقوق ہيں جيسے ان پر ہيں اچھے طريقہ كے ساتھ اور مردوں كو ان پر فضيلت حاصل ہے البقرۃ (228).

ليكن خاوند كو اس كا علاج اچھے اور بہتر طريقہ سے كرنا چاہيے تا كہ جھگڑا زيادہ نہ ہو " انتہى

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (19 / 247).

سوم:

آپ كو يہ ادراك ہونا چاہيے اور يہ مدنظر ركھيں كہ ابھى آپ كى ازدواجى زندگى كى ابتدا ہے، اور آپ كى جانب سے خاوند كے سامنے چيخ و پكار اور اس پر غصہ ہونا اور خاوند كے خلاف بددعا كرنا جيسے فعل كا صادر ہونا تو كسى بھى حالت ميں صحيح نہيں، اور خاص كر اس مرحلہ ميں جب آپ كى شادى كى ابتدا ہے ايسا نہيں ہونا چاہيے.

كيونكہ ايسا كرنے سے ہو سكتا ہے خاوند كو آپ سے ايسى نفرت پيدا ہو جائے جو كبھى ختم ہى نہ ہو، اور وہ آپ سے شادى كرنے پر نادم ہو جائے، اور يہ بھى ہو سكتا ہے كہ اس كا آپ كے ساتھ معاملہ بھى تبديل ہو جائے اور آپ كے بارہ ميں نظريہ بھى بدل جائے، اس ليے آپ نے جو كچھ بيان كيا ہے اس ميں تكرار سے اجتناب كرنے كى كوشش كريں.

چہارم:

غصہ كا علاج چند ايك امور سے كيا جا سكتا ہے:

- جب غصہ محسوس ہو تو اعوذ باللہ من الشيطان الرجيم پڑھا جائے.

- جس حالت ميں غصہ محسوس ہو تو اس حالت كو تبديل كر ليا جائے؛ جب كھڑے ہو تو بيٹھ جائيں.

ـ آپ صبر و تحمل اور بردباری اور غصہ پینے کے اجروثواب کا شعور حاصل کریں، کہ یہ متقین کی صفت ہے جن سے جنت کا وعدہ کیا گیا ہے.

مزید آپ سوال نمبر (70235) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

پنجم:

اپنے خلاف بددعا کرنا انسان کے لیے جائز نہیں ہے کیونکہ امام مسلم رحمہ اللہ نے ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا سے حدیث روایت كي ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اپنے خلاف بددعا مت کرو، اور اچھی دعا کیا کرو کیونکہ تم جو کچھ کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (920).

اور ایك دوسری حدیث میں جابر رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم اپنے لیے بددعا مت کرو، اور نہ ہی اپنی اولاد کے لیے بددعا کرو، اور نہ ہی اپنے مال کے لیے بددعا کرو، کیونکہ اگر وہ قبولیت کا وقت ہوا تو تمہاری دعا قبول ہو جائیگی "

صحیح مسلم حدیث نمبر (3014).

اس لیے انسان برا بولنے اور اولاد کے لیے بددعا کرنے کی بنا پر اولاد کے لیے شر و برائی کھینچ کر لے آتا ہے.

ششم:

اگر آپ نے اپنے رب سے عہد کیا تھا کہ آئندہ خاوند کے سامنے نہیں چیخ و پکار نہیں کرینگی لیکن پھر آپ نے اس عہد کو توڑ دیا تو آپ پر قسم کا کفارہ دینا لازم آتا ہے؛ کیونکہ اہل علم کی ایك جماعت کے ہاں عہد قسم کی جگہ ہے.

امام زہری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس نے بھی اللہ سے کوئی عہد کیا اور پھر اس عہد کو توڑ دیا تو اسے قسم کا کفارہ ادا کرنا چاہیے "

دیکھیں: المدونة (1 / 580).

اور ان کا کہنا ہے:

" یہ قول ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اور عطاء بن ابی رباح اور یحی بن سعید رحمہم اللہ کا ہے " انتہی

مزید آپ سوال نمبر (20419) کے جواب کا مطالعہ کریں.

قسم کا کفارہ یہ ہے کہ: ایك غلام آزاد کیا جائے، یا پھر دس مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے، یا پھر دس مسکینوں کو لباس مہیا کیا جائے، اور جو شخص یہ نہ پائے تو وہ تین روزے رکھے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اللہ تعالی تمہیں تمہاری لغو قسموں میں مؤخذہ نہیں کرتا، لیکن ان قسموں کا مؤاخذہ کرتا ہے جو قسمیں تم نے پختہ کی ہیں، اس کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو اوسط درجے کا کھانا دیا جائے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا انہیں لباس دیا جائے، یا ایك غلام آزاد کرے، اور جو کوئی نہ پائے وہ تین روزے رکھے، جب تم قسمیں اٹھاؤ تو تمہاری قسموں کا کفارہ یہ ہے، اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو، اسی طرح اللہ تعالی تمہارے لیے اپنی آیات بیان کرتا ہے تا کہ تم شکر ادا کرو المآئدۃ (89).

ہفتم:

رہا ماضی میں آپ کا اپنے والدین کی نافرمانی کرنا، تو اس سلسلہ گزارش ہے کہ جس گناہ سے توبہ کر لی جائے اللہ تعالی اس گناہ کی سزا انسان کو نہیں دیتا، اس لیے اگر آپ نے اپنے اس گناہ سے سچی اور خالص توبہ کر لی تھی اور آپ کے والدین نے بھی آپ کو معاف کر دیا تھا تو اللہ تعالی اپنے بندے کی توبہ قبول کرتا ہے، جب وہ توبہ کرے اور اس کی طرف رجوع کرے تو اس کی توبہ قبول ہوتی ہے.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" توبہ کرنے والا تو اس شخص کی طرح ہے جس کا کوئی گناہ ہی نہ ہو "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4250) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابن ماجہ میں اسے حسن قرار دیا ہے.

واللہ اعلم.